بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ـ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۳ فتح ۱۳۴۴ھش، ۷ شعبان ۱۳۸۵ھ، ۳ دسمبر ۱۹۶۵ء	نمبر ۲۷۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ دسمبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

کل صبح دس بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی درخواست کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے سکول میں تشریف لے گئے اور وہاں ''بشیر ہال'' میں اساتذہ اور طلباء سے خطاب فرما کر انہیں بیش قیمت نصائح سے سرفراز فرمایا۔ نیز جملہ اساتذہ اور سکول کے قریباً ایک ہزار طلباء کو شرف مصافحہ بخشا۔ (حضور کے خطاب کا خلاصہ آئندہ کسی اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

مَیں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر آپ لوگوں کو اس بات پر گواہ ٹھہراتا ہوں

کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھ توفیق اور طاقت دی ہے آپ مجھے اپنا ہمدرد پائیں گے

مَیں ہر لمحہ اور ہر لحظہ دعاؤں اور ہر ممکن وسیلہ کے ساتھ آپ کا مددگار رہوں گا

اللہ تعالیٰ آپ کو بھی دعاؤں، مشوروں، ہمدردیوں اور کوششوں سے میرا ہاتھ بٹانے کی توفیق عطا فرمائے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا انتخاب کے بعد احباب جماعت سے دوسرا تاریخی خطاب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے انتخاب کے معاً بعد سب سے پہلا خطاب جو اراکین ''مجلس انتخاب خلیفہ'' کے سامنے فرمایا وہ الفضل مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۶۵ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کے بعد حضور پُرنور کا دوسرا ایمان افروز خطاب جو حضور نے بعد نماز فجر بتاریخ ۹ نومبر ۱۹۶۵ء بروز منگل ہزارہا لوگوں سے فرمایا آج احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے (خاکسار: محمد صادق سابق مبلغ سماٹرا انچارج صیغہ زود نویسی)

نماز فجر کی ادائیگی کے معاً بعد آپ نے فرمایا:۔

میرے پیارے بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ساری جماعت جانتی ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۵۷ء میں بعض حالات کے پیش نظر خلافت کے متعلق ایک ''مجلس انتخاب خلیفہ'' اور اس کے قواعد منظور فرمائے تھے۔ ان قواعد کی روشنی میں کل شام اسی جگہ ہماری اسی مسجد (مبارک) میں وہ دوست جمع ہوئے جو اس مجلس کے رکن ہیں۔ اور جن کا فرض تھا کہ وہ ان مقررہ اور منظور شدہ قواعد کے مطابق آئندہ خلیفہ کے متعلق سوچ بچار اور دعا کے ساتھ فیصلہ کریں۔ اور انہوں نے اپنے اس اجلاس میں (جس کی کارروائی کا بہت سا حصہ بوجہ مختلف جذبات کے میرے کانوں میں نہیں پڑ سکا) یہ بارگراں خلافت میرے ان کمزور کندھوں پر رکھ دیا ہے اس لئے اب اس فرض کی تکمیل کے لئے جو کل شام سے شروع ہو چکا ہے مَیں اپنے احمدی بھائیوں سے

تجدید بیعت

کراؤں گا۔ یُں الفاظ بیعت دہراتا جاؤں گا میرے پیچھے آپ بھی دہراتے جائیں۔ آپ ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ لیں، ایک دوسرے کو دھکا نہ دیں اور اپنی توجہ کو اپنے رب کی طرف مرکوز رکھیں اور اسی سے مدد چاہیں کہ وہ آپ سب کو اپنا یہ عہد بیعت نبھانے کی توفیق بخشے اور ان منافقوں کی طرح آپ کو نہ بنائے جن کے متعلق قرآن کریم نے یہ کہا ہے کہ وہ پیٹھ دکھا کر میدان جنگ سے بھاگ جاتے ہیں، حالانکہ انہوں نے اپنے خدا سے یہ عہد کیا تھا کہ وہ دین کی جنگوں میں خواہ وہ کسی ہی نوعیت کی کیوں نہ ہوں اپنی پیٹھ نہیں دکھائیں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد کانوا عاھدوا اللہ من قبل لا یولون الادبار (احزاب آیت ۱۶)

اب پہلے بیعت ہوگی۔ اس کے بعد مَیں چند الفاظ میں اپنے بھائیوں سے خطاب کروں گا (اس کے بعد بیعت ہوئی اور پھر دعا کی گئی۔ جس میں گریہ وزاری اور آہ و بکا کا عجیب نظارہ دیکھنے میں آیا)

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور فاتحہ شریف کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آپ سب دوست جانتے ہیں کہ کل صبح سویرے دو بجکر بیس منٹ پر ہمارے پیارے امام اور مطاع کا وصال ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں کے مطابق جو آپ نے اپنے موعود بیٹے مصلح موعود کے بارے کی تھیں۔ آپ کا وجود جن برکات کا حامل تھا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ جماعت کے جس فرد بشر سے بھی آپ بات کریں۔ اسے بے شمار احسان یاد کرتے پائیں گے جو حضور رضی اللہ عنہ نے وقتاً فوقتاً اس پر کئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کے دلوں میں آپ کے لئے

بے انتہا محبت اور روحانی تعلق

پیدا کیا ہوا تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اپنے محبوب سے جا ملے اور کچھ عرصہ یعنی چند گھنٹوں کے لئے یہ جماعت بظاہر لاوارث رہ گئی (آہ و زاری کی آوازیں بلند ہوئیں اور کچھ لمحوں کے لئے آپ بھی رک گئے)

پھر فرمایا:۔ یہ وقت الٰہی جماعتوں کیلئے بڑا نازک وقت ہوتا ہے گویا ایک قسم کی قیامت بپا ہو جاتی ہے۔ ایسے وقت میں جہاں اپنے گھبرائے ہوئے ہوتے ہیں وہاں اغیار بُرائی کی امید لئے جماعت کو تک رہے ہوتے ہیں اور خواہش رکھتے ہیں کہ شاید یہ وقت اس الٰہی جماعت کے انتشار یا اس میں کسی قسم کی کمزوری پیدا ہونے یا اس کے اتحاد اس کے اتفاق اور

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۶۵ء

اتحاد کا عظیم الشان معجزہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲/۱۱/۶۵ جو الفضل مورخہ ۱۸/۱۱/۶۵ میں شائع ہوا ہے نہایت اختصار مگر جامع الفاظ میں خلافت المسیح کے قیام اور استحکام کی تاریخ بیان فرمائی ہے۔ آپ نے خطبہ میں واضح فرمایا ہے کہ کن حالات میں خلیفۃ المسیح الاول کا انتخاب ہوا پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک پیشگوئی کی وضاحت فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ جماعت میں ایک ایسا عنصر بھی موجود تھا جو خلافت کا قیام نہیں چاہتا تھا۔ جہاں تک اس گروہ کے عقیدہ کا تعلق ہے وہ ان کا عقیدہ تھا اور کسی کو کسی کے عقیدہ پر جرح ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہر انسان اپنے عقیدہ کا خود ذمہ وار ہے تاہم تاریخ احمدیت کا یہ ایک بہت اہم واقعہ ہے۔ اور جب کسی واقعہ کا ذکر آتا ہے۔ تو اس کے ہر پہلو کا ذکر آنا طبعی بات ہے۔ اور کسی کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔

جماعت احمدیہ جماعت میں خلافت کو لازمی قرار دیتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ خلافت سے منسلک چلی آئی ہے۔ یہاں ہم اس بحث میں نہیں جانا چاہتے کہ یہ کیوں لازمی ہے۔ قوم نے اس کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور اس وقت یہی کافی ہے۔ جن لوگوں نے اس کو تسلیم نہیں کیا۔ وہ اب بھی موجود ہیں۔ اور ان کے پیشرو بھی موجود تھے جنہوں نے انکار کیا تھا۔ اب اگر خلافت کے قیام و استحکام کے ذکر میں اجمالی طور پر ان کا ذکر آ جائے۔ تو اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ان کا ذکر کسی کو دکھانے کے لئے کیا گیا ہے۔ وہ اگر اپنے آپ کو اپنی جگہ راستی پر سمجھتے ہیں۔ اور ہم انہیں غلطی پر خیال کرتے ہیں تو یہ ایک ذاتی بات ہے۔ اختلاف رائے پر ہر ایک کو حق ہے اب جن لوگوں نے خلافت کے قیام کی مخالفت کی وہ اپنی جگہ اپنے آپ کو کتنا حق پر سمجھتے ہوں۔ وہ ہماری نظر میں بہرحال غلطی پر ہیں۔ اور انہیں حق ہے کہ وہ ہم کو غلطی پر سمجھیں۔ یعنی اس میں کسی فریق کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ میں اس تعلق میں جو کچھ فرمایا ہے اس کو ہم دوبارہ نقل کر دیتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد بعض احمدیوں کی مرضی یا ناپسندیدگی کے خلاف جماعت احمدیہ ایک ہاتھ پر متفق و متحد ہو گئی اور مجبوراً ان لوگوں کو بھی جن کی طرف میرا اشارہ ہے اور آپ بھی سمجھتے ہیں، احباب جماعت کی کثرت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ اور انہوں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی یہ پہلی خلافت تھی جو جماعت احمدیہ میں قائم ہوئی۔ یہ تھوڑا سا زمانہ جو پہلی خلافت کا تھا۔ اس کو کسی نہ کسی طرح اس گروہ نے گزار دیا۔ لیکن جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ان کے نزدیک یہ موقعہ تھا جب وہ اپنی رائے کو جس طرح بھی ہو جماعت میں قائم کرنے کا امکان پاتے تھے اس وقت اس گروہ نے یکے بعد دیگرے تین موقف اختیار کئے۔"

(الفضل ۱۸/۱۱/۶۵ ص)

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں موقفوں کی تشریح کی ہے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ

(۱) جماعت احمدیہ میں خلافت کا وجود ضروری نہیں۔

(۲) خلافت ضروری ہے تو بیعت کی ضرورت نہیں۔

(۳) بیعت ضروری ہے تو خلیفہ کو انجمن کے ماتحت ہونا چاہیئے۔

اس سے ظاہر ہے کہ خلافت المسیح الثانیہ کے قیام کے وقت مخالفین خلافت نے خاصہ ہنگامہ برپا کیا تھا۔ اور ڈر تھا کہ جماعت پارہ پارہ ہو کر کہیں ختم ہی نہ ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ کی رضا چونکہ خلافت کے حق میں تھی۔ خلافت المسیح الثانیہ بھی قائم ہوئی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک خلافت کی آپ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ مخالفت کا یہ آخری موقعہ ہے۔ اس کے بعد انشاء اللہ خلافت جماعت احمدیہ میں مستحکم ہو جائے گی چنانچہ یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی۔ اور خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے انتخاب کے وقت اتحاد اور امن کا ایسا ماحول پیدا ہوا ہے کہ خود بعض مخالفین کو بھی اعتراف کرنا پڑا کہ خلافت کا نظام ترقی اور اتحاد کے لئے ضروری ہے۔

مخالفین کا عقیدہ غلط ہے یا صحیح ہے خطبہ میں اس امر کی طرف کوئی اشارہ نہیں ہے۔ صرف ان کی مخالفت کا ذکر ہے۔ علاوہ ازیں کسی کا نام نہیں لیا گیا۔ اب تک خلافت کے مخالف چلے آتے ہیں۔

تاہم یہ ایک عظیم الشان معجزہ ہے جو جماعت احمدیہ نے دیکھا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے الفاظ میں۔

"حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کو جو اللہ تعالیٰ نے بتایا وہ ایک زبردست پیشگوئی تھی کہ ہم تجھے توفیق دیں گے۔ کہ تم جماعت کی تربیت ایسے رنگ میں کر سکو کہ جب تمہیں ہمارا بلاوا آوے تو تمہیں یہ غم اور فکر نہ ہو کہ جب میں اس گھر میں داخل ہوا تھا تو اس وقت بھی ایک فتنہ تھا اور جب میں اس گھر سے جا رہا ہوں تو اس وقت بھی ایک فتنہ چھوڑ کے جا رہا ہوں بلکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی تھی کہ جب تم اس دنیا کو چھوڑو گے تو یہ فتنہ کبھی پیدا نہ ہو گا جس کو تم نے شروع میں دیکھا تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں نے اپنا کام دکھایا اور جماعت کو اس طرح متحد اور متفق کر دیا کہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا"

(الفضل ۱۸/۱۱/۶۵ ص۳)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

امسال ہمارے جلسہ سالانہ کا انعقاد ۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء کے بروز اتوار، سوموار منگل ہونا قرار پایا ہے۔ احباب امسال خصوصیت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہونے کی کوشش کریں اور ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

نئی منزل کا آغاز آگیا ہے

تڑپ کر ہاتھ میں ساز آ گیا ہے
نئی منزل کا آغاز آ گیا ہے

صحیفے کھل گئے پھر رنگ و بو کے
چمن کا محرم راز آ گیا ہے

وہی میداں وہی ہے گو تگ و تاز
نیا دور تگ و تاز آ گیا ہے

ممولوں کو بناتا ہے جو شہباز
وہ شہبازوں کا شہباز آ گیا ہے

مرے ساز شکستہ کو بھی تنویر
نئے نغموں کا انداز آ گیا ہے

ہر خلیفہ کی بیعت کرنا ضروری ہے

تمام احمدی احباب کو تجدید بیعت کرنی چاہیئے

(محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں کثرت سے تجدید بیعت کے فارم اور خطوط آرہے ہیں۔ عہدیداران جماعت خصوصاً سیکرٹریان اصلاح و ارشاد کا یہ فرض ہے کہ وہ اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ کوئی احمدی بھائی دستی یا تحریری بیعت کئے بغیر نہ رہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ میرے بعد بہت سے خلفاء ہوں گے تو صحابہؓ نے عرض کی تو پھر آپ ہمیں کیا ارشاد فرماتے ہیں قال فوا ببیعۃ الاوّل فالاوّل۔ کہ تم خلفاء کی یکے بعد دیگرے بیعت کرو اور پھر عہدِ بیعت کو پورا کرو۔

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ اور آپؐ کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کا اسی امر پر اجماع ہوا کہ سب کو خلیفۂ وقت کی بیعت کرنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو سب صحابہؓ نے آپؓ کی بیعت کی۔ تاریخ طبری میں مذکور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں تھے جب آپ کو کسی نے آکر خبر دی

قد جلس ابوبکر للبیعۃ

کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیعت لے رہے ہیں تو آپ اس وقت لمبا کُرتہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ ازار اور چادر لئے بغیر قمیص پہنے گھر سے نکل کھڑے ہوئے "کراھیۃ ان یبطئ عنھا حتی بایعہ" (طبری جلد ۵ صفحہ ۱۸۲)

کیونکہ آپ یہ نہیں چاہتے تھے کہ بیعت کرنے میں تاخیر کریں اور آپ نے فوراً حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر بھی آپؑ کے تمام صحابہؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین مرحوم سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ نے افرادِ جماعت کے نام ضمیمہ الحکم ۳۰ رمئی ۱۹۰۸ء میں یہ اعلان شائع کیا جس کے نیچے دوسرے ممبران مجلس معتمدین کے دستخط بھی ثبت ہیں۔

"کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نور الدین صاحب کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں۔"

اسی طرح بدر ۲ رجون ۱۹۰۸ء میں یہ مندرجہ ذیل اعلان شائع ہوا:۔

"مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں کہ اوّل المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نور الدین صاحب کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔"

اس اعلان کے نیچے حاضر ممبران صدر انجمن احمدیہ کے بھی دستخط ثبت ہیں۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہر احمدی کیلئے دستی یا تحریری تجدید بیعت کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر احمدی بھائی کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے سانحۂ ارتحال

پر

دنیا کے مختلف ممالک سے دلی رنج و غم ہمدردی اور تعزیت کے پیغامات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال کی خبر بذریعہ تار تمام بیرونی مشنوں کو دے دی گئی تھی اور ان مشنوں کے مقامی مراکز سے بذریعہ ٹیلیفون اور تار اپنے اپنے ملک میں مشن کی تمام شاخوں اور سلسلہ کے مقتدر اصحاب کو بھی یہ خبر پہنچا دی گئی تھی۔ متعدد مشنوں کو یہ خبر ریڈیو پاکستان کے ذریعہ مرکز سے تاروں کے ملنے سے بھی پہلے ہی مل چکی تھی۔ انہوں نے فوری طور پر دوسرے احباب کو اطلاع پہنچانے کا انتظام کیا۔ مقامی ریڈیو سٹیشنوں پر بھی یہ خبر نشر کر دی گئی اور اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔ مقامی مراکز میں نہ صرف احمدی دوست بلکہ غیر مسلم اصحاب بھی کثرت سے تشریف لاکر تعزیت کرتے رہے۔

دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے احمدی اصحاب اور مشنوں کے انچارج صاحبان نے بذریعہ تار اور خطوط اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر سے تعزیت کی ہے۔ ان تاروں اور خطوط میں سے چند ایک ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

سوئٹزرلینڈ

سوئٹزرلینڈ سے وہاں کے مبلغ انچارج مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں لکھا:۔

"دل غم سے خون ہو رہا ہے۔ ہاتھوں میں سکت نہیں۔ آپ کی تار نے ہلا دیا ہے۔ ہمارے محبوب آقا آخر ہمیں داغِ مفارقت دے گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اللہ تعالےٰ اس آسمانی وجود کو جو اس کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا اور اپنے پروگرام کو پورا کر کے آسمان کی طرف اٹھایا گیا اپنی آغوشِ رحمت میں لے لے اور اپنے پاکوں کی معیت میں اعلےٰ علیین میں مقام بخشے اور ہم سب پردیسیوں کو جو ہزاروں میل دور تڑپ رہے ہیں صبر جمیل بخشے اور حضور نے نصف صدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لگائے ہوئے جس درخت کی آبیاری کی ہے اسے سرسبز و بارگ و بار رکھے۔ آمین"

زیورک سے محمد حسن اسمٰعیل صاحب نے بھی تعزیت کا پیغام بذریعہ تار ارسال کیا اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے غم میں شرکت کا اظہار کیا۔

مغربی جرمنی

جرمنی سے مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ انچارج نے لکھا:۔

"آج دفتر کے تار کے ذریعہ اپنے دل و جان سے محبوب اور پیارے آقا کی وفات کی خبر پڑھ کر سخت افسوس اور دکھ ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آہ! کتنا پیارا وجود ہم سے جدا ہوا ہے۔ حضور کا وجود ساری جماعت کے لئے نعمتِ غیر مترقبہ تھا۔ حضورِ پُرنور کی خدمات رہتی دنیا تک سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔ اللہ تعالےٰ حضور پُرنور کو اعلےٰ علیین میں بلند سے بلند مقامات عطا فرمائے۔ ساری جماعت یتیم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ جماعت کا حامی و ناصر ہو اور اتحاد کو قائم رکھے۔"

مکرم محمود احمد صاحب چیمہ (جرمنی) نے اپنے تعزیتی خط میں لکھا ہے:۔

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کی خبر سُن کر دل کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حضور کے فضائل۔ کمالات۔ کارنامے اور خوبیاں اس قدر زیادہ ہیں کہ جن کا بیان کرنا مشکل ہے جو رہتی دنیا تک سعید روحوں کے لئے مشعلِ راہ رہیں گے۔"

ہالینڈ

ہالینڈ مشن کے مبلغ انچارج حافظ قدرت اللہ صاحب نے لکھا:۔

"آج دل حزین ہے اور طبیعت پریشان حال۔ قلم بے بس ہے کہ اندرونی جذبات کی ترجمانی کر سکے۔ ہمارا روحانی باپ ہاں ہمارا پیارا آقا جس کی محبت اور ہمدردی صرف اس ناچیز اور حقیر ہی کے شاملِ حال نہ تھی بلکہ ہمارے خاندان کے جملہ افراد کے ساتھ ہی حضور کا ایـ

تعلق تھا۔ آج ہم سے جدا ہے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ یہ دنیا بے ثبات ہے دل اس خبر کو ماننے کے لئے تیار نہ تھا۔ اللہ تعالےٰ اس مبارک وجود کو اپنے بے پایاں افضال سے نوازے اور اپنے کرم اور رحم کی بے بہا بارشیں نازل فرمائے اور ہم پسماندگان کو توفیق بخشے کہ ہم حضور اقدس کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں اور حضور پُرنور کی خواہشات کو صحیح رنگ میں پورا کرنے والے ہوں۔ آمین یارب العالمین۔

سکنڈے نیویا

سکنڈے نیویا مشن کے مبلغ انچارج نے بذریعہ تار یہ پیغام بھیجا ہے:۔

"براہ مہربانی ہم سب کی طرف سے تعزیت قبول فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے پیارے امام سے ہمیشہ راضی رہے۔" تار کے ذریعہ وہاں کی جماعت نے بھی تعزیت کا پیغام بھیجا ہے۔

سپین

سپین مشن کے مبلغ انچارج مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر نے اپنی طرف سے اور جماعت کی طرف سے مندرجہ ذیل پیغام تعزیت بذریعہ تار ارسال کیا:۔

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر سُنکر ہم سب کو ازحد صدمہ پہنچا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ حضور پُرنور کو اپنی چادر رحمت میں ڈھانپ لے ہمارے غمزدہ مجروح دل جماعت کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالےٰ جماعت کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اپنی راہنمائی سے نوازے۔

انگلستان

مڈل سیکس کے صدر صاحب جماعتِ احمدیہ نے بذریعہ تار یہ پیغام بھیجا:۔

"مڈل سیکس کی جماعت کو حضرت اقدس امیرالمومنین رضی اللہ عنہ کی اچانک وفات سے بے حد صدمہ ہے مہربانی فرماکر ہمارے اظہارِ تعزیت کو قبول فرمائیں۔"

لنڈن سے مکرم امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن نے بذریعہ تار یہ پیغام بھیجا:۔

"حضرت اقدس امیرالمومنین رضی اللہ عنہ کا وصال ایک جانکاہ صدمہ ہے۔ برطانیہ میں بسنے والے تمام احمدی اس غم میں برابر کے شریک ہیں اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ حضور پُرنور پر ہمیشہ اپنی رحمتوں کا نزول فرماتا رہے۔" لنڈن ہی سے مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ابن حضرت مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے یوں بذریعہ تار تعزیت کی ہے:۔

"حضرت امیرالمومنین رضی اللہ عنہ کی وفات سے انتہائی صدمہ ہوا ہے۔ خاکسار کی اہلیہ اور خاکسار کی طرف سے اظہارِ تعزیت قبول فرمائیں اور مہربانی کرکے ہمارے یہی جذبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے جملہ افراد تک پہنچا دیں۔"

امریکہ

امریکہ سے بھی مبلّغین اور افرادِ جماعت اور مجموعی حیثیت میں جماعتوں نے بھی بکثرت تعزیت کے پیغامات ارسال کئے ہیں۔ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی مبلّغ انچارج نے بذریعہ تار یہ پیغام مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو ارسال کیا:۔

"ہمارے نہایت ہی پیارے امام کی نہایت ہی افسوسناک وفات کی خبر سے دل بہت زیادہ افسردہ ہے ہم سب اس غم میں شریک ہیں۔ مہربانی فرماکر خاکسار کی طرف سے اور یہاں کی جماعت کی طرف سے اظہارِ تعزیت قبول فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ حضور پُرنور کو اعلےٰ علیین میں بلند درجات عطا فرمائے اور جماعت کا اور حضور کے خاندان کا خود ہی محافظ ہو۔

مکرم سیّد جواد علی صاحب نے واشنگٹن (امریکہ) سے مندرجہ ذیل تار ارسال کیا۔

"حضرت امیرالمومنین رضی اللہ عنہ کی افسوسناک وفات پر دلی رنج ہوا۔ امریکہ میں مقیم پاکستانی مبلّغین خاکسار اور جماعت کی طرف سے اظہارِ ہمدردی قبول فرمائیں مکرم چوہدری ظفراللہ خاں صاحب کو فجی میں اطلاع بھجوادی گئی ہے اسی طرح برٹش گی آنا۔ ٹرینیڈاڈ اور کینیڈا کے احباب کو بھی مطلع کر دیا گیا ہے۔"

ڈیٹن (DAYTON) اوہیو (OHIO) (امریکہ) کی لجنہ اماء اللہ نے بھی تعزیت کا پیغام ارسال کیا ہے۔

مکرم میجر عبدالحمید صاحب کا ڈیٹن سے تعزیت کا یہ پیغام بذریعہ تار موصول ہوا:۔

"ڈیٹن کی جماعت کے تمام دوست اپنے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے آپ سے پوری پوری ہمدردی رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات پر ان سب کے دل رنجور ہیں اور وہ حضرت اقدس کے خاندان سے پوری پوری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نیویارک کی جماعت کے صدر مکرم محمد صادق صاحب نے ارسال کیا:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات پر نیویارک کی جماعت کے تمام دوست (اور بہنیں) رنج وغم میں ڈوب گئے ہیں ہم سب حضور کے خاندان سے پوری پوری ہمدردی رکھتے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ حضور کو اپنا سب سے پیارا روحانی باپ تصور کیا تھا جن کے لطف آمیز سلوک اور راہنمائی نے ہمیں اپنے خالق سے زیادہ قریب کر دیا ہم انشاء اللہ پوری طرح ثابت قدم رہیں گے اور ہمیشہ اسلام کی خدمت میں کوشاں رہیں گے مہربانی فرماکر ہمیں اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔"

ڈیٹرائٹ (DETROIT) (امریکہ) سے مکرم جوسے کمیان نے تعزیت کا یہ پیغام بذریعہ تار ارسال کیا:۔

"ہم ڈیٹرائٹ کی جماعت کے افراد آپ کی خدمت میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں السلام علیکم۔

ڈیٹرائٹ سے مکرم ڈاکٹر بشیرالدین صاحب اسامہ اور آپ کی اہلیہ صاحبہ نے بھی تار کے ذریعہ مکرم صاحبزادہ صاحب سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

اسی طرح ڈیٹن (DAYTON) سے محترمہ امۃ الالٰہی صاحبہ نے تعزیت کا پیغام بذریعہ تار ارسال کیا۔

ینگسٹاؤن (YOUNGSTOWN) اوہیو (OHIO) کے صدر صاحب نے بھی بذریعہ تار مندرجہ ذیل پیغام ارسال کیا:۔

"ینگسٹاؤن کے تمام افراد جماعت باقی دنیا کے احمدی بھائی بہنوں کی طرف سے حضرت امیرالمومنین رضی اللہ عنہ کے وصال کی خبر سے نہایت رنجیدہ خاطر ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

برٹش گی آنا

برٹش گی آنا سے ہمارے انگریز مبلغ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے تار کے ذریعہ یہ پیغام بھیجا:۔

"دل کو بہت رنج ہوا ہے حضور پُرنور کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اللہ تعالےٰ حضور کو اپنی خاص چادرِ رحمت میں ڈھانپ لے نیز اپنے خط میں وہ لکھتے ہیں کہ میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ جن سے میں اور میری اہلیہ اپنے غم کا اظہار کر سکیں۔ ہماری آنکھیں گریاں ہیں اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہے۔ لیکن اس شدید غم کے باوجود ہمیں اپنے فرض کا پورا احساس ہے اور ہم نے خدمتِ دین کے لئے کمر کس لی ہے اور ہم پہلے سے بھی زیادہ جوش سے خدمتِ اسلام کے لئے مستعد ہیں اور ہمیں اپنے آقا رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وہ عہد یاد آتا ہے جو کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جسدِ مبارک کے سرہانے کھڑے ہو کر کیا تھا کہ وہ حق کی تبلیغ کے لئے اپنا تن من دھن لگا دیں گے۔

فجی

فجی سے مکرم شیخ عبدالواحد صاحب مبلغ انچارج نے حضرت امیرالمومنین رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر پہلے بذریعہ ریڈیو پاکستان سنی اور پھر اس کے جلد ہی بعد انہیں مرکز سے تار بھی مل گیا۔ آپ نے بلاتاخیر اپنے زیرانتظام جماعتوں کو اس سانحہ کی خبر پہنچا دی۔ فجی براڈکاسٹنگ سٹیشن سے بھی اعلان کروا دیا گیا کہ جنازہ غائب احمدیہ اسلامک سنٹر میں ہوگا۔ اس وقت محترم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب بھی وہیں تشریف رکھتے تھے۔ مکرم شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ مکرم چوہدری صاحب کی موجودگی جماعت کے لئے بہت دلبستگی اور تسلی کا موجب ہوئی۔ مکرم شیخ صاحب تعزیت کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کوششوں کو ہمیں جاری رکھنے کی توفیق دے آمین۔

سنگاپور

سنگاپور سے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے لکھا ہے کہ آپ کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات کا تار ملا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پڑھ کر بہت ہی صدمہ اور رنج ہوا ہے اور یہاں کی جماعت کے سب احباب اس سانحہ عظیم سے متاثر ہوئے۔ مکرم مولوی صاحب اپنے ایک اور خط میں لکھتے ہیں "۸ نومبر کو پاکستان کے ریڈیو پر بعد دوپہر ۱½ بجے آنے والی خبروں میں یہ نہایت ہی رنج دہ اور المناک خبر سننے میں آئی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ وفات پاگئے ہیں۔ سُنتے ہی دل کو بے حد صدمہ پہنچا۔ اسی وقت ریڈیو بند کر دیا اور غم واندوہ کی وجہ سے کافی دیر تک یہ ہمت ہی نہ ہوئی کہ لوکل احباب جماعت یا کسی کو بھی یہ بتا سکوں کہ کیا ہوگیا ہے تاہم اسی روز (۸ نومبر) بعد نماز مغرب تمام احباب جماعت سنگاپور مسجد میں جمع ہوئے اور انہیں اس المناک سانحہ سے مطلع کرکے حضور خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس زندگی کے مختصر حالات اور خلافت کی اہمیت وغیرہ سے آگاہ کیا اور خاص دُعائیں کی گئیں۔

(باقی)

چھمب اور جوڑیاں کے محاذ پر

مجاہدینِ صف شکن کے ساتھ چند پُرکیف و خوشگوار ساعتیں

ولولوں، عزائم، حوصلوں اور ہمتوں سے معمور خطۂ زمین

(تحریر:۔ مسعود احمد دہلوی)

پوڑیجال سے جوڑیاں تک کا تمام علاقہ جسے پاکستان کی شیر دل افواج نے فتح کر کے بھارتی سامراج سے آزاد کرایا ہے ایک عرصہ تک گیدڑوں کا مسکن بنے رہنے اور ان کے بزدلانہ فرار کے بعد آج شیروں کی کچھار کا منظر پیش کر رہا ہے اور بھارتی سامراج کے سورماؤں اور ان کے ساتھیوں کو زبانِ حال سے خبردار کر رہا ہے ؎

دُور ز ہٹ جاؤ اِس سے یہ ہے شیروں کی کچھار

آزادی سے ہمکنار ہونے والا تین سو مربع میل کا یہ وہ سرسبز و شاداب خطۂ زمین ہے جس کے چپہ چپہ پر مجاہدین صف شکن کی بہادری و شجاعت کے انمٹ نقوش ثبت ہیں اور جس کا ذرّہ ذرّہ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور فتح و ظفر کا آئینہ دار ہے۔ ولولوں، عزائم، حوصلوں اور ہمتوں سے معمور اس خطۂ زمین پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے سے ہی یہ حقیقت آئینہ کی طرح سامنے آجاتی ہے کہ ہماری جانباز فوجوں نے یہاں جو کارنامہ سرانجام دیا ہے وہ انسانی طاقت سے بالا اور اس قدر ارفع و اعلیٰ ہے کہ خدائی نصرت کے بغیر یہ ظہور میں آہی نہ سکتا تھا۔

مفتوحہ علاقہ

صحافیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ (جو محترم مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیٹر الفرقان محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب ایڈیٹر مجلة الجامعہ محترم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر تحریک جدید محترم شفیق قیصر صاحب ایڈیٹر خالد اور خاکسار نمائندہ الفضل پر مشتمل تھی) مجھے ۲۳ر نومبر کو اس خطۂ شاداب پر قدم رکھنے کا موقع ملا۔ اس طرح مجھے اس کی نو آزاد فضا میں سانس لینے، اس میں انجام پانے والے بہادری و شجاعت کے کارناموں کا مشاہدہ کرنے اور خود اپنے دل کو ولولۂ تازہ سے ہمکنار کرنے کی سعادت نصیب ہوئی جب ہماری جیپ گجرات کے سرحدی قصبہ ٹانڈہ سے گذر کر آگے بڑھی تو چند میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد کسی قدر بلندی پر سڑک کے کنارہ ایک بورڈ نظر پڑا جس پر جلی حروف میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی

"یہاں سے مفتوحہ علاقہ شروع ہوتا ہے"

اس بورڈ پر نظر پڑتے ہی جذبۂ تشکر سے لبریز ہو کر دل پر ایک اہتزاز کی کیفیت طاری ہو گئی اور میں نے اس احساس کے ماتحت کہ میں ایک آزاد قوم کا ہی نہیں بلکہ ایک فاتح قوم کا فرد ہوں کسی قدر فخر کے ساتھ سر اونچا کر کے بڑے اشتیاق سے اس علاقہ پر نظر ڈالی۔ ایک سرسبز و شاداب وادی کا پُرکیف منظر آنکھوں کے سامنے تھا جس کے عقب میں سر بفلک پہاڑوں کا سلسلہ شرقاً غرباً پھیلا ہوا تھا۔ سب سے پہلے آنکھیں مناور کی شاہی مسجد کے گنبدوں اور میناروں سے دوچار ہوئیں جو تازہ سفیدی سے دھوپ میں چمک رہے تھے۔

مناور کی شاہی مسجد

مناور کی شاہی مسجد مغلیہ دور کی عظمت و سطوت کا ایک نشان اور تاریخی یادگار ہے اکبر بادشاہ کے زمانہ میں یہ تعمیر ہوئی اور پھر حوادثِ زمانہ کا شکار ہو کر مٹی تلے دب گئی اور برسوں مٹی کے تودہ کے نیچے ہی دبی رہی جس پر پیپل کا ایک درخت اُگ آیا تھا جو اس پر سالہا سال سایہ فگن رہا۔ ۱۹۳۱ء میں اسے کھود کر نکالا گیا اور پچیس ہزار روپے کے مصارف سے اسے موجودہ شکل دی گئی۔ اُس زمانہ میں مناور ہی کے ایک قدیمی باشندہ سید پیر حق شاہ کو اس کا امام مقرر کیا گیا جو ۱۹۴۷ء تک امامت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۹۴۷ء میں اس سارے علاقہ پر ہندوستان کے غاصبانہ قبضہ کے بعد وہ ہجرت کر کے سیالکوٹ کے دیہی علاقہ میں جا آباد ہوئے۔ اٹھارہ سال کے بعد اس علاقہ کے آزاد ہونے پر اب وہ پھر یہاں آکر آباد ہو گئے ہیں اور ان کے آنے کے بعد اٹھارہ سال کی مدت ختم ہونے پر مسجد ازسرنو آباد ہو گئی ہے۔

سید پیر حق شاہ ہر آنے والے کا بڑے تپاک اور خوشدلی کے ساتھ خیر مقدم کرتے ہیں اور اسے مسجد کی تاریخ اور اس علاقہ کے واقعات بڑے درد بھرے انداز میں سناتے ہیں۔ ہمارے وہاں پہنچنے پر انہوں نے بہت مسرت کا اظہار کیا اور علی الخصوص محترم مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیٹر ماہنامہ "الفرقان" سے مل کر تو وہ اتنے خوش اور آپ کی پُر معارف باتوں سے اس قدر متاثر ہوئے کہ بے ساختہ کہہ اٹھے کہ اگر میں لاکھوں روپے بھی خرچ کرتا تو ایسی ایسی قابل فخر ہستیوں سے ملاقات میسر نہ آسکتی یہ خدا کا فضل ہے کہ نہ صرف اٹھارہ سال بعد مسجد پھر آباد ہوئی ہے بلکہ اس کے طفیل مجھے قابلِ فخر ہستیوں سے ملاقات کرنے کا بھی موقع مل رہا ہے۔

یہ مسجد ایک وسیع و عریض بلند ٹیلے پر واقع ہے۔ بھارتی فوجوں نے اس ٹیلے پر مسجد کے چاروں طرف پختہ خندقیں بنا کر ایک نہایت مضبوط مورچہ قائم کر رکھا تھا اور مقصد یہ تھا کہ یہاں سے وہ پاکستانی علاقہ پر بآسانی گولہ باری کر سکیں گی اور مسجد کے شہید ہونے کے ڈر سے وہ خود پاکستان کی جوابی گولہ باری سے محفوظ رہیں گی۔ پاکستانی فوجوں نے اس ہوشیاری اور جوانمردی سے بھارتی فوج کے اس زبردست مورچہ کو سر کیا کہ مسجد محفوظ رہی اور دشمن اپنا اسلحہ اور گولہ بارود چھوڑ کر وہاں سے سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑا ہوا گویا وہی مثل صادق آئی کہ سانپ بھی مر گیا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹی۔ ایسی شدید جنگ میں مسجد کا بچ رہنا خود اپنی ذات میں خدائی تائید و نصرت کا ایک زبردست نشان ہے۔

خونریز جنگ اور بھارتی فوجوں کا فرار

پوڑیجال اور موئیل کے قصبات کے اردگرد نیز مناور اور چھمب کے بلند مقامات پر بھارتی فوج نے وسیع و عریض پختہ خندقیں کھود کر اور انہیں ایک دوسرے سے ملا کر جو مضبوط مورچے بنائے تھے اور پھر سامانِ حرب کی فراوانی اور فوجوں کی بے انداز کثرت کے باعث اسے جو بالادستی حاصل تھی اس کا اندازہ کر کے عقل حیران رہ جاتی ہے کہ میجر جنرل اختر حسین ملک ہلالِ جرأت اور ان کے قلیل التعداد شیر دل مجاہدوں نے کیسے یہ معجزہ کر دکھایا کہ بھارتی فوج بلند ٹیلوں پر بنے ہوئے پختہ مورچے، بے انداز اسلحہ اور دوسرا جنگی سامان چھوڑ کر گیدڑوں کی طرح بھاگ کھڑی ہوئی آج بھی بھارتی فوج کے چھوڑے ہوئے خالی اور ویران مورچوں کو دیکھ کر اور ان کے محل وقوع کا جائزہ لے کر عقل یہی فیصلہ دیتی ہے کہ نشیبی میدان میں پیشقدمی کرنے والی پاکستانی فوج کے کسی ایک سپاہی کے بھی زندہ بچ رہنے کا کوئی امکان نہ تھا۔ بلند ٹیلوں پر بنے ہوئے ایسے مورچوں کی طرف بڑھنا یقینی طور پر اپنے آپ کو موت کے مونہہ میں دھکیلنے کے مترادف تھا۔ پاکستان کی شیر دل فوج نے جو اِس حقیقت سے اچھی طرح واقف تھی ؎

دستِ عزرائیل میں مخفی ہے سب رازِ حیات
موت کے پیالوں میں بٹتی ہے شراب زندگی

بےخطر اپنے آپ کو آتش نمرود میں جھونک دیا اور خدا تعالےٰ نے آسمان سے فوجِ ملائکہ اتار کر اسے گلزار میں تبدیل کر دکھایا ایک خونریز جنگ کے بعد جس میں بیشمار بھارتی فوجی ہلاک سینکڑوں فوجی گاڑیاں تباہ اور بہت سے ٹینک برباد ہوئے بھارتی سپاہی کچھ ایسے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے کہ... اپنا سب کچھ پیچھے چھوڑ کر اس طرح بھاگ کھڑے ہوئے کہ بندوق کی آواز سے خوفزدہ ہو کر جان بچانے کیلئے ایک ہرن بھی کیا بھاگے گا۔ ڈر نے میں مات کھا کر بھاگنے میں انہوں نے ہرن کو بھی مات کر دکھایا۔ پاکستانی فوجوں سے مات کھا کر اور بھاگنے میں ہرن کو مات دے کر ان کی ایسی گت بنی کہ بس مت ہی ماری گئی۔ پاکستان کا وہ شیر دل مجاہد جو ہمیں بھارتی فوجوں کے یہ مورچے دکھا اور چھمب کے اردگرد لڑی جانے والی خونریز جنگ کی تفصیلات بتا رہا تھا یکدم ایک مورچہ میں کود پڑا اور ہم کو مخاطب کرتے ہوئے بولا دیکھئے یہ مورچہ کس قدر بلند ٹیلے پر واقع ہے اور اس کے سامنے نشیب میں جو میدانی علاقہ ہے وہ اس درجہ کھلا ہوا ہے کہ سر چھپانے کو کوئی آڑ نہیں ہے۔ ہر چیز آئینہ کی طرح صاف نظر آرہی ہے۔ اگر میرے پاس ہر ضروری اسلحہ موجود ہو تو میں بڑی سے بڑی فوج کو بھی اس ٹیلہ کے قریب پھٹکنے نہیں دونگا اور جس طرح بھاڑ میں چنے بھُن جاتے ہیں اُسے بھون کر رکھدوں گا لیکن بھارتی فوج جنگی اہمیت کے حامل ایسے مورچوں اور بے انداز ساز و سامان کو چھوڑ کر اس طرح بھاگ کھڑی ہوئی جس طرح شیر کی آمد پر گیدڑ بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ ہم نے ان مورچوں پر قبضہ کرنے کے بعد خود ان کی چھوڑی ہوئی توپوں کا منہ ان ہی کی طرف کر دیا اور پھر وہ اپنی ہی توپوں سے برستی ہوئی آگ سے پناہ ڈھونڈتے ہوئے بس بھاگتے ہی چلے گئے حتیٰ کہ مُڑ کر دیکھنے کی بھی انہیں جرأت نہ ہوئی جوڑیاں پر جا کر دم لیا اور پھر اسے بھی چھوڑنا ہی پڑا۔ اس شیر دل مجاہد نے آسمان کی طرف نگاہیں اٹھاتے ہوئے کہا یہ محض اور محض ہمارے آسمانی آقا کا فضل اور کرم ہے کہ ہماری مٹھی بھر فوج کو اپنے سے کئی گنا بڑی فوج پر ایسی عظیم الشان فتح نصیب ہوئی۔ یہ الفاظ کہتے ہوئے اس کی آنکھیں نم ہو گئیں اور ہم سب کے دل اللہ تعالےٰ کے حضور سجدات شکر بجا لائے۔ اس میں کیا شک ہے کہ وہ خدا جو مظلوموں کی مدد کرتا اور ظالموں کو ان کے ظلم کا مزہ چکھاتا اور ضرور چکھاتا ہے اُسی نے پاکستانی افواج کو اپنی تائید و نصرت سے نوازا اور ایسی تائید و نصرت کے بل پر انہیں یہ کارنامہ سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ (باقی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی رحلت کی خبر ملکی اخبارات میں

حضور کی گراں بہا دینی۔ قومی اور ملکی خدمات کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحلت کی خبر ملک کے قریباً تمام اخبارات نے نمایاں طور پر شائع کی۔ متعدد اخبارات نے حضور کی تصویر بھی شائع کی اور حضور کی دینی قومی اور ملکی خدمات کا اور بالخصوص تحریک آزادی کشمیر اور قیام پاکستان میں حضور کی مساعی کا ذکر کیا۔

ذیل میں چند ایک اخبارات سے اقتباس درج کئے جاتے ہیں:—

مارننگ نیوز کراچی

مارننگ نیوز کراچی اپنی ۹ر نومبر کی اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

"ربوہ ۸ر نومبر مرزا بشیر الدین محمود احمد احمدیہ فرقے کے امام آج یہاں علی الصبح ایک لمبی بیماری کے بعد انتقال فرما گئے آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔ جماعت احمدیہ کے افراد پاکستان کے تمام حصوں اور بہت سے غیر ممالک سے ربوہ میں پہنچ رہے ہیں تاکہ اپنے مقتدا کو آخری خراج عقیدت پیش کر سکیں۔ آپ کو کل نئے خلیفہ کے انتخاب کے بعد دفن کیا جائے گا اور اس غرض کے لئے انتخاب خلافت کمیٹی کا اجلاس انعقاد پذیر ہو رہا ہے۔"

صدر محمد ایوب خاں کا پیغام تعزیت

صدر مملکت محمد ایوب خاں صاحب نے اپنے تعزیتی پیغام میں مرزا ناصر احمد صاحب کو لکھا ہے:۔

"مجھے مرزا بشیر الدین محمود احمد کی وفات حسرت آیات سے سخت دکھ پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو امن عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ آپ کو اور آپ کے خاندان کے تمام افراد اور جماعت کو اس نقصان کو برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔"

مرزا بشیر الدین محمود احمد مرحوم جنوری ۱۸۸۹ء میں قادیان میں جو کہ جماعت کا تقسیم ملک سے پہلے مرکز تھا پیدا ہوئے آپ نے اپنے بعد تیرہ لڑکے اور ۹ لڑکیاں اور تیس لاکھ سے زائد معتقدین اور تمام دنیا میں احمدیہ مشنوں کا ایک جال چھوڑا ہے۔

حالات زندگی:۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد جو کہ مرزا غلام احمد بانی جماعت احمدیہ کے بڑے صاحبزادے ہیں مولوی نور الدین کے بعد جماعت کے دوسرے خلیفہ بنے۔

۱۹۱۴ء میں خلیفہ منتخب ہونے کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنی تمام زندگی ایک مسلسل اور انتھک جدوجہد میں گذاری تاکہ اسلام کو تمام دنیا میں اور خاص طور پر افریقہ۔ یورپ اور امریکہ میں پھیلایا جائے آپ نے دو دفعہ یورپ کا دورہ کیا تاکہ وہاں کے حالات کا جائزہ لیا جائے اور مغربی ممالک میں اسلام کی اشاعت کے کام کو وسعت دی جائے۔ بیرونی ممالک میں آپ کے ذریعہ جو اسلامی مشن قائم ہوئے ان کی تعداد ۷۶ ہے جہاں پر ۱۶۲ مسلم مبلغین کام کر رہے ہیں یہ مشن پورے جوش اور وقف کی روح کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں اور اس طرح مغربی ممالک میں اسلام کے غلط نظریہ کو صحیح رنگ میں بدلنے کا موثر ذریعہ ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مبلغین کو افریقہ کے ممالک اور خاص طور پر مغربی ساحل کے علاقوں میں بہت کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ جہاں پر انہیں عیسائی مبلغین کی شدید مخالفت کے مقابلہ میں انتہائی جانفشانی سے کام کرنا پڑ رہا ہے آپ نے قرآن کریم کے ایک درجن سے زائد تراجم اور تفاسیر کی ہیں۔ جن میں ڈچ، جرمنی انڈونیشین اور سواحیلی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے اسلام کے دفاع کے لئے ایک بیش قیمت اور وسیع علمی لٹریچر چھوڑا ہے۔

ان ایام میں جب کہ تحریک پاکستان اپنے پورے زوروں پر تھی مرزا بشیر الدین محمود نے مسلم لیگ کی پُر زور حمایت کی۔ اس سے قبل ۱۹۲۳ء میں جبکہ یوپی میں شدھی تحریک چل رہی تھی اور آریہ سماج مسلمانوں کو ایک بڑے پیمانہ پر ہندو بنا رہے تھے۔ مرزا صاحب نے اس چیلنج کو قبول کیا اور اس کا سختی سے مقابلہ کیا

۱۹۳۱ء میں آپ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر بنائے گئے اور آپ نے آزادی کشمیر کی تحریک میں ایک نئی زندگی پیدا کر دی اور ۱۹۴۸ء میں جماعت کے رضا کاروں کی ایک پوری بٹالین تیار کی اور کشمیر کی لڑائی میں حصہ لینے کے لئے اسے اپنے خرچ پر حکومت کے سپرد کر دیا۔

ڈان کراچی

ڈان کراچی نے ۹ نومبر کی اشاعت میں لکھا:۔

ربوہ ۸۔ نومبر۔ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ آج صبح سوا بارہ بجے ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔

جماعت احمدیہ کے افراد پاکستان کے تمام حصوں اور بیشتر بیرونی ممالک سے ربوہ پہنچ رہے ہیں تاکہ اپنے امام کو آخری خراج عقیدت پیش کر سکیں آپ کو کل نئے خلیفہ کے انتخاب کے بعد دفن کیا جائے گا اور خلیفہ کے انتخاب کے لئے انتخاب خلافت کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔

نماز جنازہ بہشتی مقبرہ کے میدان میں ادا کی جائے گی جہاں پر امام جماعت احمدیہ کو جو دس بجے دفنایا جائے گا۔

پاکستان ٹائمز لاہور

پاکستان ٹائمز لاہور ۹ر نومبر کی اشاعت میں تحریر ہے:۔

امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد سوموار کی صبح کو ربوہ میں ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔ آپ کو منگل کو صبح دس بجے ربوہ میں ہی دفن کیا جائے گا۔ آپ کی تدفین سے قبل انتخاب خلافت کمیٹی کا اجلاس منعقد ہو گا۔ جس میں نئے خلیفہ کا انتخاب عمل میں لایا جائیگا

ربوہ سے موصول ہونے والی اطلاع سے مظہر ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد پاکستان کے تمام حصوں سے بہت بڑی تعداد میں ربوہ میں اپنے جدا ہونے والے امام کو آخری خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے پہنچ رہے ہیں:

مرزا بشیر الدین محمود احمد کو ۱۹۱۴ء میں خلیفہ منتخب کیا گیا تھا آپ نے تمام دنیا میں اور خاص طور پر افریقہ۔ یورپ اور امریکہ میں مشن کھولے اس سلسلہ میں آپ نے دو دفعہ یورپ کا دورہ بھی کیا آپ نے بیرونی ممالک میں ۷۶ مشن قائم کئے اور اب ان کی کل تعداد ۱۵۲ ہو گئی ہے۔

جماعت احمدیہ کے مشن کو افریقی ممالک میں اور خاص طور پر مغربی ساحل پر بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ جہاں پر انہیں عیسائی مشنریوں کی شدید مخالفت کے مقابلہ میں بڑی جانفشانی سے کام کرنا پڑا ہے۔ جبکہ تحریک پاکستان اپنے پورے زور پر تھی تو مرزا صاحب نے مسلم لیگ کی پُر زور تائید کی۔ اس سے قبل ۱۹۲۳ء میں آپ نے آریہ سماج کی طرف سے شدھی تحریک کی جو مسلمانوں کو بڑی تعداد میں ہندو بنانے کے لئے یوپی کے علاقہ میں بڑے زور سے شروع کی گئی تھی۔ بڑی جوانمردی کے ساتھ مقابلہ کیا۔

قرآن کریم کی تقریباً ایک درجن سے زائد زبانوں میں تراجم اور تفاسیر کے علاوہ آپ نے اپنے بعد علمی لٹریچر کا ایک بہت بڑا ذخیرہ چھوڑا ہے۔

چھپائی کے نرخوں میں خاص رعایت
اشتہار ۲/۱-۲ روپے ہزار
علاوہ ازیں ہر چیز کی چھپائی واجب نرخوں پر کی جاتی ہے جواب کے لئے جوابی کارڈ بھیجیں
نور پرنٹنگ ایجنسی چوک نسبت روڈ لاہور

عطاران مشرق جنبر ربوہ
کے مایہ ناز تحفے:
روغن سرسوں کچی گھانی — ایک روپیہ چھ آنے
(خوشبودار سو فیصد خالص)
۲۔ روغن آملہ — ایک روپیہ دس آنے
۳۔ خورشید ہیئر آئل (متعدد جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ) — اڑھائی روپے
مضر صحت اجزا کی آمیزش سے بالکل پاک
مکمل گارنٹی کے ساتھ
سٹاکسٹ:
◎ خورشید یونانی دواخانہ جنبر ربوہ
◎ نوید جنرل سٹور ربوہ

دفتر سے

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴ نومبر کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ لڑکے کا نام محمد داؤد احمد تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لیے درخواست دعا ہے۔

(نور محمد مختار عام۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

۲۔ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۶ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عزیزی ہمشیرہ طاہرہ رابعہ مہر کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت میر محمد ابراہیم صاحب رضؓ سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پسرور کا نواسہ اور مکرم ملک محمد شفیع صاحب رضؓ سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لیے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار مبشر احمد طاہر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پسرور)

درخواست دعا

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالباری کی آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے دعا کے لیے درخواست دعا ہے۔

(فضل قادر احمدی چک نمبر ۹۸ گ ب کمالیہ)

۲۔ محترم محمد اشرف خان صاحب ناصر کی سلسلہ کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ سردار رشید احمد قریشی رحیم یار خان

ناصر دواخانہ کے مشہور مرکبات

تریاقِ معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے، ریاح خارج نہ ہونا، بار بار اجابت ہونا اور قبض کے لئے مفید، زود اثر اور کامیاب دوا۔

قیمت فی شیشی:۔ ایک روپیہ اور دو روپے

اکسیر پائیوریا

دانتوں اور مسوڑھوں کیلئے نہایت مفید، مسوڑھوں سے خون یا پیپ کا آنا، (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا، دانتوں کی میل، ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا اور منہ کی بدبو دور کرنے کیلئے اکسیر ہے اس کے علاوہ دانتوں کے درد کا فوری علاج ہے۔

قیمت فی شیشی:۔ ۱/۵۰ اور ۲/۵ روپے

سرمہ مفیدِ چشم

ضعفِ بصر، جالا، پھولا، دھند، آشوب، بیاضِ چشم، خارش اور ککروں کے لئے مفید ہے متواتر استعمال سے عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہے بڑھاپے میں نظر جوانوں کی طرح ہو جاتی ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا ہی مفید سرمہ ہے۔

قیمت فی شیشی:۔ ایک روپیہ پچاس پیسے

حبوبِ مفید اٹھرا

مرض اٹھرا، بچے مردہ پیدا ہونا یا پیدا ہو کر مختلف امراض، دست، قے، اسہال، زہرباد، نمونیہ وغیرہ سے فوت ہو جانا۔ لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہونا مگر لڑکے فوت ہو جانے کیلئے مفید اور تیر بہدف دوا ہے

قیمت مکمل کورس:۔ پندرہ روپے، فی شیشی:۔ پانچ روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

سرمۂ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کیلئے بہترین تحفہ

ہمیشہ خریدتے وقت شفاخانہ رفیقِ حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں

مینیجر

مقوی دماغ

دماغی کام کرنے والوں کے لئے تحفہ .. ـــ ۱ روپیہ

سرو لیشی

نوجوانوں کی صحت کی محافظ .. ـــ ۵

شیزول

نوجوانوں کی بیشمار بیماریوں کی دوا .. ـــ ۴

شہنین

مرض اٹھرا کی معتدل پڑیاں .. ـــ ۳

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

جسمانی کمزوریوں کی مجرب دوا مسیحے کورس سے

۷۰۰۰

آدمی فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ تجربہ کے لئے ایک روپیہ مکمل کورس دس روپے۔ خط لکھ کر پمفلٹ مفت منگوائیں

تیار کردہ پام ہومیو فارمیسی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

اکسیر معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، ہیضہ، بھوک نہ لگنا، وغیرہ امراض کیلئے بہترین اور لذیذ چورن

قیمت:۔ ایک روپیہ

نور کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے بہترین تحفہ متعدد جڑی بوٹی کا جوہر، خارش، پانی بہنا، دھند، جالا وغیرہ امراض کا بہترین علاج، بچوں، عورتوں اور مردوں کیلئے مفید، قیمت:۔ دس آنے، سوا روپیہ

سرمہ خورشید

بینائی بڑھاتا ہے دھند، جالا، غبار، پھولا اور ککروں کو بہت جلد دور کرتا ہے۔ بہت لاجواب سرمہ ہے، چند دنوں میں حیرت انگیز اثر کرتا ہے۔

قیمت:۔ بارہ آنے

انگورینا (گولیاں)

معدہ کو طاقت دیتی ہیں، جسم کی عام دردوں، جوڑوں کی دردوں اور باؤ گولہ کے لئے بہت مفید ہیں۔

قیمت:۔ دو روپے

شفاء پائیوریا

گوشت خورہ کے علاج، مسوڑھوں اور دانتوں کی مضبوطی کیلئے بہت مفید ہے

قیمت:۔ ایک روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

خصوصی ہیرے

دیگر بیش قیمت پتھر و خوبصورت و جدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں۔

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور۔ فون ۶۲۶۲۳

ہمدردِ نسواں (حب اٹھرا) اسقاط حمل اور بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانیکا مفید علاج مکمل کورس بیس روپے قیمت ۲۰ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا احباب جماعت سے تاریخی خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

اس کی باہمی محبت میں رخنہ پڑنے کا ہو۔ لیکن جو سلسلہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے قائم کیا جاتا ہے وہ ایسے نازک دوروں میں اپنی موت کا پیام نہیں بلکہ اپنی زندگی کا پیام لے کر آتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ قیادت کا انتقال ایک کندھے سے دوسرے کندھے کی طرف اس لئے نہیں کرتا کہ اس کا ایک بندہ بوڑھا اور کمزور ہو گیا اور وہ اس کو طاقتور اور جوان رکھنے پر قادر نہیں۔ کیونکہ ہمارا پیارا مولیٰ ہر شے پر قادر ہے، بلکہ اس لئے کہ وہ دنیا پر ثابت کرنا چاہتا ہے کہ ہر نگاہ میری طرف ہی اٹھنی چاہیئے۔ بندہ بڑا ہو یا چھوٹا آخر بندہ ہی ہے۔ تمام فیوض کا منبع اور تمام برکات کا حقیقی سرچشمہ میری ہی ذات ہے۔

یہ توحید کا سبق دلوں میں بٹھانے کے لئے وہ اپنے ایک بندے کو اپنے پاس بلا لیتا ہے اور ایک دوسرے بندہ کو جو دنیا کی نگاہوں میں انتہائی طور پر کمزور اور ذلیل اور نااہل ہوتا ہے کہتا ہے کہ اٹھ اور میرا کام سنبھال، اپنی کمزوریوں کی طرف نہ دیکھ، اپنی کم علمی اور جہالت کو نظر انداز کر دے، ہاں میری طرف دیکھ کہ میں

تمام طاقتوں کا مالک

ہوں، میرے سے ہی امید رکھ اور مجھ پر ہی توکل کر کہ تمام علوم کے سوتے مجھ سے ہی پھوٹتے ہیں، میں وہ ہوں جس نے تیرے آقا کو ایک ہی رات میں چالیس ہزار کے قریب عربی مصادر سکھا دیئے تھے اور میری طاقتوں میں کوئی کمی نہ آئی تھی، میں وہ ہوں جس نے نہایت نازک حالت میں سے اسلام کو اٹھایا تھا۔ اور جب انسان نے اپنی تلوار سے اسے مٹانا چاہا، تو میں اس تلوار اور اسلام کے درمیان حائل ہو گیا۔ اُس وقت دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں موجود تھیں لیکن دنیا کی کوئی طاقت خواہ کتنی ہی بڑی تھی اسلام کو نہ مٹا سکی۔

ہمارا رب کہتا ہے کہ آج پھر میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں دنیا میں اسلام کو غالب کر دوں گا اور اسلام دنیا پر غالب ہو کر رہے گا اور ان کمزور ہاتھوں کے ذریعہ سے غالب ہو کر رہے گا۔

ہم اپنی کمزوریوں کو کیا دیکھیں، ہماری نظر تو اُس ہاتھ پر ہے جو ہمیں اپنے کمزور ہاتھوں کے پیچھے جنبش کرتا نظر آتا ہے۔ ہم اپنی کم طاقتی کا خیال کیوں کریں کیونکہ ہمارا توکل تو اُس طاقت پر ہے کہ جس نے دنیا کی ہر چیز کو اپنے اندر سمیٹا ہوا ہے اور اس کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ کل شام کو اس مجلس انتخاب نے خاکسار کو منتخب کیا ہے اور

خدا شاہد ہے

کہ آج صبح بھی میری حالت ایسی تھی جیسے اُس شخص کی ہوتی ہے کہ جس کا کوئی عزیز فوت ہو جائے تو اس کو یقین نہیں آتا کہ اس کا وہ عزیز اس سے جدا ہو چکا ہے۔ مجھے بھی یقین نہیں آتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید میں خواب دیکھ رہا ہوں یہ کیا ہوا (لوگوں کی آہ وزاری کی آوازیں)

جس کو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے ڈھال بنایا تھا اس ڈھال کو اُس نے ہم سے لے لیا اور اس نے مجھے آگے کر دیا میں بہت ہی کمزور ہوں، بلکہ کچھ بھی نہیں۔ شاید مٹی کے ایک ڈھیلے میں مدافعت کی قوت مجھ سے زیادہ ہو۔ مجھ میں تو وہ بھی نہیں۔ لیکن جب سے ہمیں ہوش آئی ہے ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ

خلیفہ خدا بناتا ہے

اگر یہ سچ ہے اور یقیناً یہ سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ میں سے کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے۔ جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام ضرور کرے گا۔ اور یہ کام ہو کر رہے گا۔

لیکن کچھ ذمہ داریاں مجھ پر عاید ہوتی ہیں اور کچھ ذمہ داریاں آپ پر۔ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر آپ لوگوں کو گواہ ٹھہراتا ہوں اس بات پر کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھ دی ہے، جہاں تک اُس نے مجھے توفیق عطا کی ہے، جہاں تک اُس نے مجھے طاقت دی ہے، آپ مجھے اپنا ہمدرد پائیں گے۔ میں

ہر لمحہ اور ہر لحظہ

دعاؤں کے ساتھ اور اگر کوئی اَور وسیلہ بھی مجھے حاصل ہو تو اس وسیلہ کے ساتھ آپ کا مددگار رہوں گا۔ اور میں اپنے رب سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ آپ کو بھی یہ توفیق دے گا کہ آپ صبح و شام اور رات اور دن اپنی دعاؤں سے، اپنے اچھے مشوروں سے، اپنی ہمدردیوں سے اور اپنی کوششوں سے میری اس کام میں مدد کریں گے کہ خدا تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو، اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دنیا میں لہرانے لگے۔ (نعرہ ہائے تکبیر) آج دنیا آپ کو بھی کمزور سمجھتی ہے اور مجھے بھی، بہت ہی کمزور، لیکن

ایک دن آئے گا

کہ لوگ حیران ہوں گے اور وہ دیکھ لیں گے کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں کتنی بڑی طاقت تھی کہ بظاہر کمزور نظر آنے والا، مال سے محروم، وسائل سے محروم، دنیا کی عزتوں سے محروم، ہر طرف سے دھتکارا جانے والا ذلیل کیا جانے والا، اور وہ سلسلہ جس کو دنیا نے اپنے پاؤں کے نیچے مسلنا چاہا خدا تعالیٰ کے فضل نے اسے آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے اور قرآن کریم جو کسی وقت صرف طاق کو سجاوٹ دے رہا تھا اس نے دلوں میں گھر کر لیا ہے اور پھر ان کے دل سے علم کا بھی، نیکی و تقویٰ کا بھی اور دنیا کی ہمدردی اور غمخواری کا بھی ایک چشمہ بہہ نکلا ہے، اُسی طرح جس طرح ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے بوقتِ ضرورت پانی کا چشمہ بہہ نکلا تھا۔

دنیا انشاء اللہ تعالیٰ یہ نظارے دیکھے گی۔ مگر ہم میں سے

ہر شخص کو چاہیئے

کہ وہ اپنی بساط کے مطابق اپنی ذمہ واریوں کو ادا کرتا رہے۔ ہر ایک نے دنیا سے بہرحال چلے جانا ہے۔ آج ہم یہاں ہیں کل کا کچھ پتہ نہیں کہ کہاں ہوں گے۔ ہمیں دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ ہم یہاں ہوں یا کسی اور دنیا میں خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو ایسے وجود بخشتا رہے جو پورے زور کے ساتھ، جو پورے توکل کے ساتھ، جو بکثرت دعاؤں کے ساتھ، اور جو پورے انابت الی اللہ کے ساتھ دین کے غلبہ کے لئے اور اس سلسلہ کے مقصد کے حصول کے لئے کوشاں رہنے والے ہوں اور یہ ذلیل سمجھا جانے والا گروہ خدا کی نگاہ میں ہمیشہ عزت پانے والا گروہ ہے، جب ایسا ہو جائے گا تو پھر دنیا کی کوئی نظر ہمیں ذلیل نہیں کر سکتی اور یہ کمزور سمجھا جانے والا گروہ، خدائے عز وجل کے نزدیک جو کامل طاقتوں والا ہے،

طاقتور گروہ

قرار دیا جائے گا تا پھر دنیا کی طاقتیں ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں،

خدا کرے کہ ہمارا خدا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہو

خدا کرے کہ اسکی نصرت ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے

خدا کرے کہ ہمارے کمزور طاقتوروں پر ہمیشہ بھاری رہیں

خدا کرے کہ ہمارے جاہل جب اچھے پڑھے لکھے لوگوں کے مقابل پر آئیں تو انھیں شرمندہ کرنے والے ہوں۔

خدا کرے کہ ہمارے وجود میں خدا کا جلوہ دنیا کو نظر آنے لگے

خدا کرے کہ ہمارے چہروں سے اسلام کا نور اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی جھلک دنیا کو دکھائی دے۔

خدا کرے کہ ہماری زندگیوں میں ہی اسلام کا غلبہ دنیا میں قائم ہو جائے اللّٰھم امین

اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے۔"

(یہ خطاب ختم ہونے پر نعرہ ہائے تکبیر ... السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر وا...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷